سفرنامہ شیخ الہندؒ

اسیر مالٹا

از

شیخ الحرام مولانا حسین احمد صاحب مدنی

دینی بک ڈپو دہلی

1965

قیمت

1969.

تین روپے

۱۹۴۷ء

مطبوعہ

علمی پریس دہلی

ہم اپنا لباس جو ہمارے ساتھ تھا استعمال کرتے رہے۔ مگر اب وہ پرانا ہوگیا ہے اس لئے اُس کا انتظام ہونا چاہیئے ہم کو اس مکان سے بدل کر دوسرے کیمپ میں جانے کی ہرگز خواہش نہیں۔ مگر البتہ ہم کو جو تکالیف ہیں اُن کا دفعیہ کردیا جائے یعنی پیشاب وغیرہ کے لئے کوئی قریب جگہ ہم کو بالفعل بنوا دی جائے اور ہماری آزادی یا انتقال مکانی کے لئے بہت جلد کوئی صورت پیدا کر دی جائے اس عرضی کو عربی اور انگریزی میں لکھوا کر کمان ڈار کے پاس بھیج دیا گیا۔ اس سے دو ہی ایک دن پہلے یہ بھی واقعہ ہوا تھا کہ ڈاکٹر نے بلا کر مولانا سے اُن کی صحت وغیرہ کی نسبت پوچھا تھا کہ گورنمنٹ ہند سے حکم آیا ہے کہ آپ کی صحت کی تحقیقات کر کے میں اُس کو اطلاع دوں۔ اُس سے بھی یہ امور کہہ دیئے گئے تھے"۔

اس عرضی کے بعد فقط اتنا معاملہ ضرور ہوا کہ ایک لوہے کا پلنگ اور ذرا اچھا گدّہ مولانا کے لئے آیا اور ایک کوٹھری میں جس کا میں نشان پہلے دے چکا ہوں۔ پیشاب کے لئے بالٹی اور چوکی رکھوا دی گئی جس میں شب کو مولانا رحمۃ اللہ علیہ اور دوسرے ہمسایہ پیشاب کرتے تھے باقی امور کی طرف ادنیٰ توجہ بھی نہ کی گئی۔

مسٹر برن کی آمد

اس واقعہ کے دو تین ماہ کے بعد آواخر جنوری یا ابتداء فروری سنہ ۱۹۱۸ء میں ایک روز ہم سب صبح کو آفس میں بلائے گئے۔ ہمکو کوئی خبر پہلے سے نہ تھی ہم دفتر میں ایک طرف کرسیوں پر بٹھا دیئے گئے کچھ عرصہ کے بعد کمانڈانٹ اور اس کے ساتھ ایک بڈھا انگریز دونوں آئے اور مولانا اور ہم سبھوں سے ہاتھ ملا کر بیٹھ گئے اس نے اردو میں باتیں کرنی شروع کر دی مولوی عزیز گل صاحب نے خیال کیا کہ یہ سفیر ہے

اس دفتر میں ملازم ہو کر آیا ہے اُس نے جب خطوط اور پارسلوں کی نسبت سوال کیا تو اُنھوں نے نہایت بے رُخی سے کہا کہ آپ ہم سے کیا پوچھتے ہیں اپنے دفتر میں دیکھ لیجئے اور اسی طرح اور بھی کچھ اُکھڑی اُکھڑی باتیں کیں۔ اُس نے کہا کہ آپ عزیز گل ہیں۔ ان کو اس واقفیت پر تعجب بھی ہوا اور پھر غالباً ان کے مسکن شہر وغیرہ کا بھی ذکر کیا اس وقت ان کا تعجب کچھ زیادہ ہوا اس نے اپنا ہندوستان سے آنا اور انگلستان کا قصد کرنا بیان کیا اور تھوڑی دیر باتیں کرکے رخصت کر دیا مگر حکیم نصرت حسین صاحب مرحوم کو روک لیا اور دوسرے کمرہ میں لیجا کر ان سے بہت دیر تک باتیں کرتا رہا۔ اور کچھ بیان قلم بند کیا اُس کا بہنوئی ضلع فتحپور ہسوہ میں کلکٹر تھا۔ اس لئے حکیم صاحب موصوف اس کے بہنوئی سے بوجہ زمینداری واقفیت بھی رکھتے تھے۔ اس کو بھی تقریب کا موقعہ اس وجہ سے ملا اُس نے اونہیں باتوں کے متعلق پوچھا جن کا ذکر مصر کے اظہار میں آیا تھا۔ مگر اختصار کے ساتھ البتہ حکیم صاحب سے اُنکے ضلع اور زمینداری اور ہندوستان کے احوال کے متعلق بہت کچھ باتیں کیں اور اپنے عہدوں کے متعلق بیان کیا اور یہ کہ وہ بالفعل گورنر یو۔ پی مسٹن کا سکریٹری ہے کچھ عرصہ کی رخصت لے کر انگلستان کو جا رہا ہے جب حکیم صاحب وہاں سے واپس ہوئے تب حقیقت کی اطلاع ہوئی شام کو دو بجے کے بعد مولانا مرحوم کو بلایا اور انہیں معمولی باتوں کی نسبت پوچھا جن کا ذکر مصر میں مولانا سے ہو چکا تھا۔ مولانا نے اسی قسم کے جواب دیئے البتہ نئی بات ہندوستان کی نسبت دریافت کی اس نے کہا ہندوستان دارالحرب ہے یا دارالاسلام۔ مولانا رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ علماء نے اس میں اختلاف کیا ہے۔ اس نے کہا کہ آپ کی کیا رائے ہے۔ مولانا نے فرمایا کہ میرے نزدیک

دونوں صحیح کہتے ہیں۔ اس نے تعجب سے کہا کہ یہ کیونکہ ہو سکتا ہے مولانا نے فرمایا کہ دار الحرب دو معنوں میں استعمال کیا جاتا ہے اور حقیقت میں یہ دونوں اُس کے درجات ہیں جن کے احکام جُدا جُدا ہیں ایک معنی کی حیثیت سے اس کو دار الحرب کہتے ہیں اور دوسرے کے اعتبار سے نہیں کہہ سکتے۔ اس نے اس کی تفصیل پوچھی۔ مولانا نے فرمایا کہ دار الحرب اُس ملک کو کہتے ہیں۔ جس میں کفار کی حکومت ہو اور وہ اس قدر با اقتدار ہوں کہ جو حکم چاہیں جاری کریں اس نے کہا کہ یہ بات تو ہندوستان میں موجود ہے۔ مولانا نے فرمایا کہ ہاں اس لئے ہندوستان ضرور دار الحرب ہے۔ اس نے کہا کہ دوسرے معنی کیا ہیں۔ مولانا نے فرمایا کہ جس ملک میں علانیہ طور پر شعائر اسلام اور احکام اسلامیہ کے ادا کرنے کی ممانعت کی جاتی ہو یہ وہ دار الحرب ہے کہ جہاں سے ہجرت واجب ہوتی ہے۔ (اگر استطاعت اصلاح نہ ہو) اُس نے کہا کہ یہ بات تو ہندوستان میں نہیں مولانا مرحوم نے فرمایا کہ ہاں جس نے دار الحرب کہنے سے احتراز کیا غالباً اس نے اسی کا خیال کیا ہے جو وہ چکا ہو گیا اور لکھ لیا علاوہ اس کے اس نے وہاں مالٹا کی کیفیت وغیرہ دریافت کی مولانا نے وہاں کی سردی وغیرہ کا ذکر فرمایا اُس نے مزاجی حالت دریافت کی اور یہ کہ یہاں کی آب و ہوا نے آپ کی صحت پر کیسا اثر ہے۔ اس کی نسبت بھی مولانا نے مختصر کیفیت تخالف ہوا اور موسم اور اپنی سن رسیدگی اور ضعیف العمری کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اگر مجھکو قید رکھنا ہے یا نظر بند رکھنا ہے تو ہندوستان میں پہنچا کر یا دیو بند میں رکھ کر جسقدر چاہو مجھپر چوکی پہرے مقرر کر دو یا وہاں ہی کسی دوسرے مقام پہ نظر بند کر دو مگر یہاں کی موجودہ حالت تو طبی اور میری صحت کی حیثیت سے کسی طرح موزوں نہیں۔ اُس نے ان سب باتوں کو لکھ لیا۔